# 69752 ـ خاندان والوں کی لاعلمی میں اسلام قبول کر لیا اور اب وہ اس کی غیر مسلم سے شادی کرنا چاہتے ہیں

## سوال

میں دو یا تین برس سے مسلمان ہو چکی ہوں یونیورسٹی میں اپنے کلاس فیلو سے متاثر ہوئی اور پھر ہم ایك دوسرے کو پسند کرنے لگے، اور میں نے اسلام قبول کر لیا اور اب ہم شادی کی رغبت رکھتے ہیں، کیونکہ خاندان کافر ہے اس لیے وہ ان تعلقات کی مخالفت کرتا ہے، اور اسی طرح اس نوجوان کے والدین کی بھی یہی حالت ہے، میرے والدین کو میرے اسلام قبول کرنے کا کوئی علم نہیں، کیونکہ نے اسلام ظاہر نہیں کیا اور خفیہ طور پر اسلامی امور پر عمل کرتی ہوں.
اور میں آپ کو یہ بھی معلومات دینا چاہتی ہوں کہ میں مذکورہ نوجوان سے شادی کر کے ایك اسلامی زندگی بسر کرنا چاہتی ہوں، میں کسی کافر شخص سے شادی نہیں کرنا چاہتی میرے والدین چاہتے ہیں کہ میں اپنے ملك واپس جا کر ایسے شخص سے شادی کروں جو ان کے دین پر ہی عمل کرتا ہے.
کیا ہماری شادی کے لیے ہمارے والدین کی موافقت ضروری ہے، اور کیا ان کے علم کے بغیر ہماری شادی ممکن ہے یا کہ اسے ان کی اجازت تك مؤخر کر دیا جائے، مجھے خدشہ ہے کہ اگر میرے والدین کو پتہ چل گیا کہ میں مسلمان ہو گئی ہوں تو وہ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور مر جائینگے، کیونکہ وہ مسلمانوں کو ناپسند کرتے ہیں، اور میں نہیں جانتی کہ انہیں کیسے مطمئن کیا جائے، کیا میری شادی کے لیے انہیں مطمئن کرنا ضروری ہے، یا کہ میرے لیے ان کی رغبت کی مخالفت کرنا جائز ہے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال کا جواب دینے سے قبل ہمیں یہ خوشی محسوس ہو گی کہ ہم آپ کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کریں، کیونکہ یہی وہ دین ہے جو خاتم الادیان ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اسی دین کو ساری مخلوق کے لیے اختیار کیا اور اس کو دین اپنانے پر راضی ہوا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تا کہ وہ سب جہانوں کے لیے خوشخبری دینے اور ڈرانے والے ہوں.

آپ سے قبل بھی بہت سارے افراد کو اللہ سبحانہ و تعالی نے اس دین کی ہدایت نصیب فرمائی اور انہوں نے اسلام قبول

كيا، اور بہت سارے افراد اپنے عناد و دشمنى اور تكبر كى بنا پر اس نعمت سے محروم رہے، اس ليے آپ پر واجب اور ضرورى ہے كہ آپ ہر وقت اپنے پروردگار كا شكر ادا كريں جس نے آپ كو كفر و جہالت كے اندھيروں سے نكال كر ايمان و اسلام اور علم و توحيد كے نور اور روشنى كى راہ پر ڈال ديا، اور آپ كے دين اسلام كے احكام كى تعليم حاصل كرنا ضرورى ہے تا كہ آپ كے اطمنان اور حسن اختيار اور بھى اضافہ ہو اور آپ كے دل كو اللہ تعالى ثابت قدم ركھے.

دوم:

آپ نيا نيا اسلام قبول كرنا آپ كو يہ بتانے ميں ہمارے ليے مانع نہيں كہ يہ دين عظيم احكام لايا ہے، جس سے مسلمان كے دين اور اس كى عزت و عصمت اور عقل اور اس كے مال و دولت اور حسب و نسب كى حفاظت ہوتى ہے، اس ليے اس كى حفاظت كے ليے ايسى اشياء بھى ہيں جو حرام اور ممنوع ہيں اور اس ميں ايسى بھى ہيں جو اسى بنا پر واجب اور ضرورى ہيں، يہاں آپ كے سوال كے متعلق دو چيزيں پيش نظر ہيں:

عزت و عصمت اور نسب كى حفاظت كے ليے دين اسلام ميں دونوں جنسوں يعنى مرد و عورت كے درميان اختلاط اور ميل جول اور مرد كا عورت كے ساتھ خلوت كرنا اور اسے ہاتھ سے چھونا حرام ہے، چہ جائيكہ اس سے بھى بڑا فحش كام زنا كا ارتكاب كيا جائے كيونكہ يہ زنا كارى تو عظيم كبيرہ گناہ ہے.

اس ليے ہم ديكھتے ہيں كہ دين اسلام نے عورت كو ايك قيمتى جوہر قرار ديا ہے تا كہ يہ سستا اور آسان مال بن كر انسانى بھيڑيوں كے ہتھے نہ چڑھ جائے جيسا كہ اكثر يورپى اور غير مسلم ممالك اور ان كى تقليد كرنے والے بےوقوف قسم كے مسلمانوں كے ہاں عورت كى حالت ہے ـ اسے ميگزين اور اخبارات ميں اشياء كى ايڈوٹائزمنٹ كے ليے استعمال كيا جاتا ہے ـ حالانكہ دين اسلام تو اس كا بہت زيادہ دور سمجھتا ہے جو عورت كے ماں اور ايك اچھى بيوى ہونے كى صورت ميں سامنے آتا ہے.

دوسرى چيز يہ ہے كہ: عورت كے دين كى حفاظت كے ليے اللہ سبحانہ و تعالى نے عورت كے ليے كسى غير مسلم اور كافر مرد سے شادى كرنا حرام كيا ہے، اور يہ حكم قرآن و سنت اور اجماع سے ثابت ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" نص قرآنى اور اجماع كى رو سے كافر شخص كے ليے مسلمان عورت حلال نہيں اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

﴿ اے ايمان والو جب تمہارے پاس مومن عورتيں ہجرت كر كے آ جائيں تو انہيں آزماؤ اللہ ان كے ايمان كو زيادہ جانتا ہے، تو اگر تمہيں علم ہو جائے كہ وہ مومن عورتيں ہيں تو تم انہيں كافروں كى طرف واپس مت كرو، نہ تو وہ عورتيں ان كافروں كے ليے حلال ہيں، اور نہ ہى وہ كافر مرد ان مومن عورتوں كے ليے حلال ہيں ﴾الممتحنۃ ( 10 ).

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ نص قرآنی اور اجماع کی رو سے مسلمان عورت کسی کافر مرد کے لیے حلال نہیں چاہیے وہ وہ کافر اصلی کافر ہو مرتد نہ ہو، اسی لیے اگر کسی کافر شخص نے کسی مسلمان عورت سے نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اور ان دونوں کے مابین تفریق اور علیحدگی کرانا واجب ہے، اور اگر کافر شخص اسلام قبول کر لے اور وہ اس عورت سے شادی کرنا چاہیے تو اس کے ساتھ نئے عقد نکاح کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے اس کے بغیر نہیں " انتہی مختصرا

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین ( 12 / 138 - 140 ).

سوم:

عقد نکاح کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ عورت کا ولی موجود ہو، اور کوئی کافر شخص کسی مسلمان عورت کا ولی نہیں بن سکتا اس میں سب علماء کا اتفاق ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا کافر تو یہ کسی بھی حالت میں مسلمان عورت کا ولی نہیں بن سکتا، اس پر سب اہل علم جن میں مالکی شافعی اور ابو عبید اور اصحاب الرائے شامل ہیں کا اتفاق اور اجماع ہے، اور ابن منذر کہتے ہیں: اہل علم میں سے جن سے بھی ہم نے علم حاصل کیا ہے ان سب کا اس پر اجماع ہے "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ ( 7 / 21 ).

حتی کہ آپ جیسی حالت میں بھی شادی میں ولی کا ہونا ضروری ہے، اور اگر آپ کے خاندان میں کوئی مسلمان نہیں تو آپ کی شادی حکمران کا قائم مقام کریگا جو شرعی قاضی یا مفتی یا اسلامك سینٹر کا انچارج یا امام مسجد ہو.

آپ کے لیے اپنے والد سے شادی کی اجازت لینا ضروری نہیں کیونکہ وہ کافر ہے اور آپ کا ولی نہیں بن سکتا، اور جب شادی ہو جائے تو جائز ہے کہ آپ کے والدین کو اس کی خبر بھی نہ پہنچے، اور نہ ہی آپ کے لیے انہیں بتانا ضروری ہے.

چہارم:

اور اگر ولی مسلمان بھی ہو تو بھی اس کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ولایت میں موجود لڑکی کو ایسے شخص سے شادی پر مجبور کرے جس میں وہ رغبت نہ رکھتی ہو، اور پھر شریعت اسلامیہ مطہرہ نے لڑکی کی رضامند کو عقد نکاح کا ایك رکن مقرر کیا ہے، اور اگر لڑکی کو مجبور کیا گیا ہو تو وہ عقد نکاح صحیح نہیں ہو گا، اور اگر ثابت ہو جائے کہ شادی پر لڑکی کو مجبور کیا گیا ہے تو مسلمان قاضی اسے اس عقد نکاح کو رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار دیگا.

اسی طرح والدین میں سے کسی ایک کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو ایسی عورت سے نکاح کرنے پر مجبور کرے جس سے اس کی رغبت نہ ہو، بیٹے کی شادی میں والدین کی رضامندی کو اللہ تعالی نے عقد نکاح صحیح ہونے کی شرط نہیں بنایا، لیکن بیٹے کو چاہیے کہ جب وہ والدین کی رغبت سے انکار کرے تو اس میں نرمی اختیار کرے، اور اسے والدین کی رضامندی کے حصول کے لیے اور جس سے وہ شادی کرنا چاہتا ہے اس پر انہیں راضی کرنے کے لیے ہر قسم کی کوشش کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" والد کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیٹے کو ایسی عورت کے شادی کرنے پر مجبور کرے جس پر وہ راضی نہیں، چاہے وہ کسی دینی عیب کی بنا پر ہو یا کسی اخلاقی عیب کی وجہ سے، اور کتنے ہی زیادہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو ایسی عورتوں سے شادی کرنے پر مجبور کیا جنہیں وہ نہیں چاہتے تھے باپ کہتا ہے: اس سے شادی کرو کیونکہ یہ میری بھتیجی ہے، یا اس لیے کہ یہ تیری برادری اور قبیلہ سے تعلق رکھتی ہے وغیرہ عذر بیان کرتا ہے، اس لیے بیٹے کو یہ قبول کرنا لازم نہیں، اور نہ ہی والد کے لیے جائز ہے کہ وہ اس پر بیٹے کو مجبور کرے، اور اسی طرح اگر بیٹا کسی نیک و صالح عورت سے شادی کرنا چاہے لیکن باپ اسے منع کر دے، تو بیٹے کو باپ کی اس مسئلہ میں اطاعت کرنی لازم نہیں.

جب بیٹا نیک و صالح بیوی پر راضی ہو اور باپ اسے کہنے کہ اس سے شادی مت کرو تو بیٹے کو اس سے شادی کرنے کا حق حاصل ہے چاہے والد اسے اس عورت سے شادی کرنے سے منع ہی کر رہا ہو، کیونکہ بیٹے کے لیے باپ کی کسی ایسی چیز میں اطاعت کرنا ضروری اور لازم نہیں جس میں باپ کو کوئی ضرر اور نقصان نہ ہوتا ہو اور بیٹے کو اس میں فائدہ پہنچتا ہو.

اور اگر ہم یہ کہیں کہ: بیٹے کو ہر مسئلہ میں اپنے والد کی اطاعت کرنا لازم ہے حتی کہ اس میں بھی جس میں بیٹے کو فائدہ اور باپ کو کوئی نقصان نہیں تو اس سے خرابی حاصل ہو گی لیکن اس طرح کی حالت میں بیٹے کو چاہیے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ عقلمندی کا مظاہرہ کرے، اور حسب استطاعت جتنی طاقت رکھتا ہو والد کے ساتھ مدارت و نرمی سے کام لیتے ہوئے اسے مطمئن کرنے کی کوشش کرے " انتہی

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ ( 2 / 640 - 641 ).

پنجم:

آپ کو چاہیے کہ اپنے والدین کو بچانے اور اپنی اور ان کی دنیاوی و اخروی سعادت کی تکمیل کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کریں، اور اس کے لیے آپ کئی ایک طریقے اختیار کر سکتی ہیں جس کے ذریعہ انہیں اسلام کی

دعوت دیں: مثلا آپ ای میل کے ذریعہ پیغام دیں اور اسلام کی دعوت دیں جس میں انہیں یہ علم ہی نہ ہو سکے کہ یہ ای میل آپ کی جانب سے کی گئی ہے.

اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ان کا ای میل ایڈریس ایسے لوگوں کے دیں جو علوم شریعت کے ماہر ہیں اور دعوت دین میں انہیں تجربہ حاصل ہے تا کہ وہ اسلام کی دعوت دینے میں آپ کی جانب سے ذمہ داری پوری کریں، اور اسی طرح آپ اپنےق قریبی اسلامك سینٹر سے تعاون حاصل کریں تا کہ وہاں موجود دعوت دینے والوں میں سے بعض آپ کے والدین کو ملیں اور انہیں دعوت دیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ عام ڈاك کے ذریعہ انہیں کیسٹ اور دینی کتب ارسال کریں تا کہ وہ ان سے مستفید ہو سکیں.

دوسروں کی بجائے آپ کو ان کے حال کا زیادہ علم ہے ہو سکتا ہے آپ کا انہیں اسلام قبول کرنے کی خبر دینا ان کے اسلام قبول کرنے کا باعث بن جائے، اگر واقعتا ایسا ہو سکتا ہے تو آپ انہیں ضرور بتائیں کہ آپ مسلمان ہو چکی ہیں، اور اگر آپ دیکھیں کہ ایسا کرنے میں کوئی فائدہ نہیں اور ایسا کرنے سے ان پر منفی اثر ہو گا، یا پھر اس کے باعث آپ کے لیے مشکل اور تنگی پیدا ہو سکتی ہے تو پھر آپ انہیں اپنے اسلام کی خبر مت دیں، اس خبر کو مؤخر کرنا ممکن ہے حتی کہ اللہ سبحانہ و تعالی ان کے لیے اسلام قبول کرنے کے دروازے کھول دے، اور آپ اپنے اللہ عزوجل سے عاجزی وانکساری کے ساتھ صدق دل سے ان کی ہدایت کے لیے دعا کرتی رہیں.

ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے دعاگو ہیں کہ وہ آپ اس دین اسلام پر ثابت قدم رکھے، اور ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ کے والدین کو بھی دین اسلام کی ہدایت نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .